REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

پاکستان
لاہور

قیمت ۱ آنہ

اتوار ۳ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۱۷ تبوک ۱۳۲۹ ہش ★ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۱۴

اخبار احمدیہ

کراچی ۱۶ ستمبر۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دورہ نقرس سے تو افاقہ ہے مگر کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں

لاہور ۱۷ ستمبر۔ حضرت ام المومنین دام اللہ بقاءہا کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۱۶ ستمبر۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت کل کی نسبت آج بہتر رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں فرماتے رہیں۔

لاہور اور گوجرانوالہ کے درمیان ٹریفک کے اوقات معین کر دئے گئے

لاہور ۱۶ ستمبر۔ اتوار مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۰ء کی صبح سے لاہور اور گوجرانوالہ کے درمیان ریل کے مسافروں کو لاہور ریلوے سٹیشن سے مریدکے تک بسوں کے ذریعے لایا اور لے جایا جائے گا ٹریفک کے لئے حسب ذیل اوقات کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ مستقل مرمت کا کام بھی جاری رکھنا ہے۔ جس کے لئے دن کے کم از کم ایک حصے میں سڑک پر قطعی طور پر ٹریفک بند رکھنا لازمی ہے۔

لاہور سے گوجرانوالہ کے درمیان شاہدرہ کی انتہائی حد سے جرنیلی سڑک کے شکستہ حصے پر کاروں اور سواری والی بسوں کی آمد و رفت ہر روز دو بار یعنی چھ بجے صبح سے پونے آٹھ بجے صبح تک اور پانچ بجے شام سے ساڑھے چھ بجے شام تک جاری رہے گی۔ اسی طرح دوسری طرف سے بھی سڑک کے مذکورہ حصے پر اسی قسم کا ٹریفک سوا آٹھ بجے صبح سے پونے دس بجے صبح تک اور پھر سات بجے شام سے ساڑھے آٹھ بجے شام تک کھلا رہے گا۔ ریلوے بسوں اور سواری والی پبلک بسوں کے ٹریفک کی اجازت ہوگی۔ فی الحال مال لادنے والے ٹرکوں، تانگوں، یکوں یا گڈوں کی آمد و رفت بند رہے گی۔ سڑک کے اس حصہ پر پیدل چلنے والوں کی آمد و رفت چار بجے صبح سے نو بجے صبح تک اور پانچ بجے شام سے نو بجے شام تک رہے گی۔ ان اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں پیدل سفر کرنے والوں کو عارضی رنوں یا پلوں پر سفر کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ مگر سڑک کے متذکرہ حصے کی مغربی جانب لوگ بلا روک ٹوک آ جا سکتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی فوجیں سیئول کی بیرونی بستیوں تک پہنچ گئیں!

کوریا کا محاذ جنگ ۱۶ ستمبر۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی وہ فوجیں جو کل انچون کی بندرگاہ پر اتری تھیں۔ لڑتی بھڑتی سیئول کی بیرونی بستیوں تک پہنچ گئی ہیں۔ اور وہاں گلی کوچوں میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔ اب وہ شہر کے وسطی حصے سے ایک میل سے کچھ ہی زیادہ دور ہیں۔ کل کمیونسٹوں نے ان افواج کا مقابلہ کرنے کے لئے جو کمک بھیجی تھی آج امریکی ہوائی جہازوں نے اس پر شدید بم باری کر کے اسے ناکام بنا دیا۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے سیئول پر دو ماہ سے کچھ عرصہ قبل قبضہ کیا تھا۔ انہوں نے اسے سڑکوں اور ریلوں کا اہم مرکز بنا کر ایک ایسی رسدگاہ میں تبدیل کر دیا تھا۔ کہ جہاں سے جنوبی کوریا پر حملہ آور فوجوں کو ہر قسم کی امداد اور کمک بھیجی جاتی تھی۔ سیئول کا قریبی ہوائی اڈہ کمپو اب پوری طرح اقوام متحدہ کے ہاتھ میں آ چکا ہے۔ اور وہ دشمن کے ٹھکانوں پر بم باری کرنے کے لئے اب اسے ہی استعمال کر رہی ہیں۔ دریائے نکٹانگ کے علاقے میں امریکی فوجوں کا بایاں بازو سخت مزاحمت کے باوجود تین میل آگے بڑھ گیا ہے۔ یہ فوجیں واڈیگوان کی جانب پیش قدمی کر رہی ہیں۔ تائیگو کے محاذ پر امریکی فوجوں کا بڑا حملہ بدستور جاری ہے۔ بھاری توپیں اور ٹینک ان فوجوں کی مدد کر رہے ہیں۔

جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے آج جو اعلان جاری ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ انچون پر اقوام متحدہ کی فوجیں اس قدر اچانک طور پر اتریں کہ دشمن ہکا بکا ہو کر رہ گیا۔ اور گھبراہٹ کے عالم میں پوری طرح اپنی مدافعت بھی نہ کر سکا۔ کل جن بحری دستوں کی مدد سے اقوام متحدہ کی فوجیں مختلف مقامات پر اترنے میں کامیاب ہو گئیں۔ ان میں امریکہ۔ برطانیہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ فرانس اور جنوبی کوریا کے جہاز پیش پیش تھے۔ آج امریکہ کے بی ۲۹ قسم کے بھاری بمباروں نے دشمن کے صنعتی مرکزوں کو نشانہ بنایا

دو مبلغین سلسلہ کی اہم تقاریر

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں

۱۷ ستمبر (اتوار) ۵ بجے شام تعلیم الاسلام کالج لاہور کے ہال میں ایک اہم جلسہ زیر صدارت محترم مہر شیر محمد خان صاحب سب جج درجہ اول منعقد ہو گا جس میں انڈونیشیا کے مبلغ مکرم مولانا رحمت علی صاحب فاضل اور سیرالیون (افریقہ) کے مبلغ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل احمدی نوجوانوں سے خطاب فرمائیں گے۔ جملہ احباب بکثرت شامل ہو کر فاضل مقررین کی تقاریر سے مستفید ہوں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

سیلاب زدہ علاقے میں رکے ہوئے پانی کو نکالنے کیلئے فوری اور موثر اقدامات کا فیصلہ

ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے عوام اور پبلک اداروں سے تعاون کی پُرزور اپیل

لاہور ۱۶ ستمبر۔ سیلاب زدہ علاقے کے وہ مقامات جو نشیب میں واقع ہیں تا حال پانی سے گھرے ہوئے ہیں جہاں پانی کے کھڑے رہنے سے راستے رکے ہوئے ہیں اور آمد و رفت میں سخت دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہاں وبائیں پھوٹ پڑنے کا بھی خطرہ بڑھ رہا ہے۔ حکومت نے پی ڈبلیو ڈی کی مدد سے اس پانی کو نکالنے کے لئے موثر اور فوری اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔ پی ڈبلیو ڈی کا محکمہ ہر ممکن کوشش عمل میں لانے کے باوجود اکیلا اس کام کو خاطر خواہ طریق پر سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر لاہور نے پبلک سے بالعموم اور پرائیویٹ اداروں اور انجمنوں سے بالخصوص اپیل کی ہے کہ وہ ایسے رضاکار نوجوان مہیا کریں۔ جو حکومت کا اس اہم کام میں ہاتھ بٹا سکیں۔ آج صوبہ مسلم لیگ کے نائب صدر ملک لال خان نے ڈپٹی کمشنر لاہور سے ملاقات کی اور متاثرہ علاقے کے تین کیمپوں تاجپورہ۔ اوان ڈھاوالا اور چونگ کے لئے ۲۵ بوری آٹا اور دال کی تین بوریاں پیش کیں۔ صوبہ مسلم لیگ کے سکرٹری محمد اقبال چیمہ نے آج تحصیل نارووال اور شکرگڑھ کے سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا۔ انہوں نے صوبائی لیگ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کی رقم بطور امداد دی اور بہت سی دوائیں مصیبت زدگان میں مفت تقسیم کیں۔ لیگ کے شعبہ خواتین نے بھی مصیبت زدگان کے لئے کپڑے۔ برتن اور بستر اکٹھے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

محمد ایوب کھوڑو سندھ مسلم لیگ کے صدر منتخب ہو گئے

کراچی ۱۶ ستمبر۔ سندھ مسلم لیگ کونسل نے آج مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو صوبائی مسلم لیگ کا دوبارہ صدر منتخب کر لیا۔ ان کا انتخاب متفقہ طور پر عمل میں آیا۔ صدارت کے وہ اکیلے ہی امیدوار تھے۔ کونسل نے یہ تجویز بھی منظور کر لی۔ کہ صدر کو صوبائی لیگ کے عہدیدار خود نامزد کرنے کا اختیار دے دیا جائے۔

سر عبد الرشید وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کا استعفا منظور کر لیا گیا

لاہور ۱۶ ستمبر۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے ۷ ستمبر ۱۹۵۰ء سے آنریبل سر عبد الرشید وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کا استعفاء منظور فرما لیا ہے۔ وائس چانسلر کی خالی شدہ اسامی پر ہز ایکسی لنسی کی جانب سے آنریبل مسٹر جسٹس ایس اے رحمان کو جزوی وقت کے لئے مقرر کیا گیا ہے آنریبل مسٹر جسٹس ایس اے رحمان نے سالم وقت کے لئے کسی وائس چانسلر کی تقرری تک اس زائد کام کو حسن و خوبی طور پر سرانجام دینے کی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے +

عربوں کے انخلاء کے خلاف مصر کا احتجاج!

قاہرہ ۱۶ ستمبر۔ حکومت اسرائیل نے نجف کے علاقے سے جو مصر کے قریب ہے۔ سات سو فلسطینی عربوں کو نکال دیا ہے۔ اسرائیل کے اس جابرانہ اقدام کے خلاف مصر نے سلامتی کونسل میں شکایت کی ہے۔ چنانچہ مصر کے قائم مقام وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوے لی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ ان عربوں کو فوجوں کے ذریعہ اسرائیل سے نکل جانے پر مجبور کیا گیا ہے۔ اور یہ اس سکیم کا ایک حصہ ہے۔ جو بالآخر فلسطین سے تمام عربوں کو نکال دینے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور جس کا مقصد یہودی تارکان وطن کے لئے جگہ نکالنا ہے۔

خط میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سلامتی کونسل اپنے آئندہ اجلاس میں اس مسئلہ پر غور کرے۔ کونسل کا آئندہ اجلاس پیر کو منعقد ہو رہا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

ہمارا تعلیم الاسلام کالج

(از مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور ایک ڈگری کالج ہے۔ جس میں آرٹس کے کے علاوہ سائنس کے مضامین کی تعلیم کا انتظام ہے۔ نیز جملہ مضامین میں ایم اے اور ایم ایس سی کلاسز میں داخلہ کا انتظام ہے۔ کالج کے پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) مولوی فاضل (واقف زندگی) ہیں جو طلبہ کی بہبود میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں۔ کالج کا سٹاف محنتی اور تجربہ کار اساتذہ پر مشتمل ہے۔ ان میں سے اکثر اصحاب واقف زندگی ہیں۔ جو نہ صرف اپنے مضامین سے شغف رکھتے ہیں۔ بلکہ طلباء کی انفرادی بہبود میں بھی ذاتی دلچسپی لیتے اور اخلاقی نگرانی کرتے ہیں۔ یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج خدا کے فضل سے لاہور کے کئی ایک کالجوں سے بہتر ہیں۔ کالج کے اہم کوائف مختصراً درج ذیل ہیں۔

شعبہ دینیات و اسلامیات

تعلیم الاسلام کالج میں دنیوی علوم کے علاوہ دینی تعلیم اور تربیت کا بھی انتظام ہے۔ اس غرض کے لئے جامعہ احمدیہ کے دو تجربہ کار فاضل اساتذہ محترم جناب مولوی محمد ارجمند خانصاحب اور محترم مولوی غلام احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج میں منتقل کئے گئے ہیں۔ جو نہ صرف یہ کہ دینیات کی تعلیم باحسن وجوہ دیتے ہیں۔ بلکہ طلبہ کی تربیت کی طرف بھی خصوصی توجہ دیتے ہیں دیگر کالجوں کے طلبہ مسموم فضا میں تعلیم پاتے ہیں۔ جہاں دہریت والحاد اور کمیونزم کے اثرات نوخیز۔ ناتجربہ کار اور اسلامی تعلیمات سے ناواقف طلبہ پر گمراہ کن اثر ڈالتے ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ اعلیٰ دنیوی تعلیم اسلامی ماحول میں حاصل کرتے ہیں انکی آنکھیں مغربی علوم کی ظاہری چمک دمک سے خیرہ نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ ہر چیز کو اسلامی اصول کی روشنی میں دیکھتے اور اس معیار سے پرکھتے ہیں۔

شعبہ دینیات کے تحت کالج میں "محفل ارشاد" قائم ہے۔ جس کے زیر اہتمام مختلف تعلیمی اور تبلیغی مسائل پر سلسلہ کے عمائدین اور علماء کی تقاریر کا انتظام کیا جاتا ہے

شعبہ انگریزی

اسکے رئیس پروفیسر آخوند محمد عبدالقادر صاحب ایم اے ہیں۔ انگریزی زبان میں آپ کی طلاقت لسانی نیز انگریزی علم ادب کے گہرے مطالعہ سے انگریزی دان اصحاب بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے دو رفیق کار ہیں۔ جو طلبہ میں انگریزی دانی کا مذاق پیدا کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

شعبہ سائنس

شعبہ طبعیات پروفیسر عطاء الرحمن صاحب ایم ایس سی (واقف زندگی) کے زیر اہتمام ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف تجربہ کار استاد ہیں۔ جو اپنے مضمون کی تعلیم میں بیحد دلچسپی لیتے ہیں۔ آپ نہ صرف کالج کے تعلیمی اوقات کے دوران میں بلکہ لمبا اوقات بعد میں بھی طلبہ کی مشکلات حل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات نماز عشاء کے بعد بھی دیکھا گیا ہے کہ طلبہ ان سے استفادہ کر رہے ہیں

شعبہ کیمیا میں پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد ایم ایس سی (واقف زندگی) اور پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم ایس سی کام کرتے ہیں۔ دونوں اصحاب محنتی ہیں جو طلبہ کی بہبود میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں

سائنس سوسائٹی کے زیر اہتمام متعدد سائنسدان اصحاب کی تقاریر کا انتظام کیا جاتا رہا ہے اسی سلسلہ میں تعطیلات۔ موسم گرما سے قبل جناب ڈاکٹر خان عبدالرحمن صاحب ڈائرکٹر زراعت نے ایک پراز معلومات تقریر فرمائی جس سے طلبہ بیحد محظوظ ہوئے

سائنس کا سامان جدید ترین آلات پر مشتمل ہے جو انگلستان سے حال ہی میں پہنچا ہے۔

شعبہ ریاضی

اس شعبہ کے انچارج پروفیسر محمد صفدر صاحب اور ان کے نائب پروفیسر مقبول الٰہی صاحب ہیں جو ایم اے کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں اول رہے تھے۔ دونوں اصحاب اپنے مضمون سے بیحد شغف رکھتے ہیں اور اس مضمون کو طلبہ کے لئے آسان بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں دونوں واقف زندگی ہیں۔

شعبہ اقتصادیات

اس شعبہ کے پروفیسر ملک فیض الرحمن صاحب فیضی ایم اے (واقف زندگی) گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے بیحد ہر دلعزیز ہیں۔ آپ ایک ہونہار مخلص نوجوان ہیں۔ جنہیں اپنے مضمون پر خدا کے فضل سے عبور ہے اقتصادیات کے مضمون کے یونیورسٹی نتائج بہت اچھے ہوتے رہیں۔ پروفیسر فیضی صاحب کی زیر قیادت مجلس اقتصادیات ملک کے بہت سے صنعتی مراکز کا دورہ کر چکی ہے۔ اس سے نہ صرف طلبہ کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ بلکہ عینی مشاہدات طلبہ کے ذہن میں مستقل اثرات قائم کر دیتے ہیں۔ اس مجلس کے زیر اہتمام مجلہ "ینگ اکانومسٹ" جاری ہے۔ جس میں کالج کے طلبہ و اساتذہ کے علاوہ ملک کے مشاہیر ماہرین اقتصادیات کے مضامین بھی شائع ہوتے ہیں پروفیسر فیضی صاحب کالج کے رسالہ المنار کے اردو حصہ کے مدیر ہیں۔

شعبہ سیاسیات مدن

جناب پرنسپل صاحب بذات خود اس شعبہ کے انچارج ہیں۔

شعبہ فلسفہ و نفسیات

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے (واقف زندگی) فلسفہ اور علم النفس کے ماہر ہیں اپنے شعبہ کی بہبود میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں۔ مابعد التعلیم زمانہ کے متعلق چوہدری صاحب موصوف کے مشورے طلبہ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔ تعطیلات موسم گرما سے قبل آپ نے C.M.A کے امتحان مقابلہ کی تیاری کے لئے مجلس نفسیات کے زیر اہتمام تقاریر کا ایک سلسلہ جاری کیا تھا۔ جس سے نہ صرف اس کالج کے طلباء بلکہ دیگر کالجوں کے طلبہ بھی مستفید ہوئے۔

پروفیسر صاحب موصوف اپنے شعبہ کے علاوہ کالج کی یونیورسٹی آفیسرز ٹریننگ کور کے انچارج ہیں۔ نیز المنار کے حصہ انگریزی کے مدیر آپ فضل عمر ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ بھی ہیں

شعبہ تاریخ

پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب ایم اے (واقف زندگی) تعلیم الاسلام کالج میں آنے سے قبل بہار میں تاریخ کے پروفیسر اور ریسرچ سکالر کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ اپنے مضمون کے ماہر ہیں۔ جس کا ثبوت اس امر سے بھی مل سکتا ہے کہ آپ P.C.S کے مقابلہ کے امتحان میں تاریخ کے ممتحن رہے ہیں۔ ان دنوں آپ بی اے کے امتحان میں تاریخ اسلام کے ممتحن ہیں۔ طلبہ سے ان کا رویہ بیحد ہمدردانہ ہے۔

شعبہ السنہ شرقیہ

عربی کے پروفیسر جناب صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے ہیں۔ جو اپنے مضمون میں ایم اے کے امتحان میں اول رہے تھے آپ ایک نہایت مخلص نوجوان ہیں۔ جو کالج میں عربی کی تعلیم کے علاوہ ہوسٹل میں قرآن مجید۔ بخاری شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روزانہ درس دیتے ہیں۔ طلبہ کی اخلاقی نگرانی اور پند و نصائح میں آپ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے مجلس عربی کے آپ صدر ہیں۔ جس کے زیر اہتمام ہفتہ وار اجلاس ہوتے ہیں۔ ان میں نہ صرف طلبہ اپنے تحقیقی مضمون سناتے ہیں۔ بلکہ بعض بیرونی احباب کی عربی اور اردو میں تقاریر کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

فارسی کے پروفیسر جناب صوفی عبدالعزیز صاحب ایم اے ایم او ایل ہیں۔ آپ کئی ایک فارسی درسی کتب کے مصنف و مؤلف ہیں۔ فارسی زبان کے قابل استاد ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج میں آنے سے قبل آپ متعدد کالجوں میں فارسی کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ پاکستان بھر میں آپ کی فارسی دانی مسلم ہے۔

شعبہ اردو

اسکے زیر اہتمام "بزم اردو" نہ صرف طلبہ میں زبان اردو سے شغف پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے بلکہ علمی ادبی اور تاریخی مضامین کے متعلق ماہرین زبان اردو کی تقاریر کا بھی انتظام کرتی ہے۔

شعبہ ورزش جسمانی

اسکے انچارج مکرم چوہدری محمد فضل داد صاحب ہیں مجموعی ورزش جسمانی کے علاوہ کھیلوں اور کسرتوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔

کالج لائبریری

قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کی لائبریری خدا کے فضل سے مکمل لائبریری تھی۔ جس میں ہر مذہب کی کتب کی کثیر تعداد موجود تھی۔ یہاں ہمیں لائبریری کے لئے از سر نو کتب مہیا کرنی پڑیں الحمد للہ کہ اب ہماری لائبریری میں چند ہزار کتب موجود ہیں جن میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے

فضل عمر ہوسٹل

طلبہ کے قیام کا انتظام فضل عمر ہوسٹل میں ہے جہاں نماز با جماعت۔ درس قرآن۔ درس حدیث اور سلسلہ کی کتب کے درس کا اہتمام کیا جاتا ہے طلبہ کی تعلیمی و اخلاقی نگرانی کی جاتی ہے۔ کھانے اور رہائش کے اخراجات دیگر ہوسٹلوں کے مقابلہ پر بہت کم ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج اور مخصوص ماحول

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں طلبہ میں اخلاص اور دین کی خاطر قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے کالج میں خاص اہتمام کیا جاتا ہے گذشتہ سال کے دوران میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بنفس نفیس کئی مرتبہ کالج میں تشریف لاکر طلبہ و اساتذہ سے خطاب فرماتے رہے۔ کالج یونین کے زیر اہتمام دیگر ممالک سے آنیوالے متعدد مبشرین و مبلغین اسلام کی تقاریر کا انتظام کیا گیا تا طلبہ میں انہی سا جذبہ ایثار پیدا ہو۔ چنانچہ انہی تقاریب کے زیر اثر جملہ سلسلہ کی ہر تحریک میں خدا کے فضل سے کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ تحریک ... سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا نیز مجلس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں میں بھی باقاعدہ حصہ لیتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل — لاہور
۱۷ ستمبر ۱۹۵۰ء

وسیع اور ہمہ گیر اصول

پاکستان مسلم لیگ نے بنایا ہے اور مسلم لیگ کو قائداعظم نے بنایا تھا۔ بے شک مسلم لیگ کی بنیاد اس صدی کے آغاز میں ہی رکھ دی گئی تھی مگر سالہا سال تک وہ ایک مردہ بدست زندہ یا زندہ بدوش مردہ بنی رہی۔ جذباتی بنیادوں پر اس دوران میں مسلمانوں کی کئی پارٹیاں بنیں اور ٹوٹ ٹوٹ گئیں کچھ خالص مذہبی ادعا لے کر اٹھیں تو کچھ خالص اصلاحی اور کچھ خالص سیاسی۔ آپ اگر اس دور کی مسلمان پارٹیوں کی یا مجالس کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بعض جو قابل ذکر ہیں خواہ وہ شروع شروع میں کچھ ہی ادعا لے کر کیوں نہ اٹھی ہوں آخر میں سیاسی رنگ ہی اختیار کرتی چلی گئیں۔ مگر چونکہ اکثر ان میں وقتی عوامل کی پیداوار تھیں۔ وہ ایک جذباتی ہیجان تو کچھ دیر کے لئے پیدا کرتیں مگر وقت کے ساتھ ساتھ ان کا جوش ٹھنڈا پڑتا جاتا۔ اور اکثر محض نام کی پارٹیاں ہی رہ جاتیں اور کچھ مدت نزع کے عالم میں رہ کر معدوم ہو جاتیں:

مسلم لیگ پر بھی اس دوران میں بے شک انقلاب آئے مگر اس کے اصول شروع ہی سے کچھ ایسے وسیع ہمہ گیر اور ٹھوس تھے کہ وہ حادثات زمانہ کے مقابل نہایت سخت جان ثابت ہوئی۔ اور اگرچہ اس پر ایسے وقت بھی آئے کہ مسلمانوں کے متعدد لیڈر وقتی رجحانات کے تیز دھارا سے بہ کر اس سے بہت پرے ہٹ گئے۔ مگر پھر بھی وہ زندہ رہی۔ مدتوں تک وہ محض ایک ریزولیوشن پاس کرنے والی مجلس کہلایا کی۔ اور اس پر رجعت پسندی اور انگریز دوستی کے الزام متواتر لگتے رہے۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اس کے اصول کچھ ایسے پختے تلے اور مسلمانوں کے حسب حال تھے۔ کہ آخر اس نے قائداعظم جناب محمد علی جناح جیسے نامور کانگرسی لیڈر کا بھی دل موہ لیا۔

قائداعظم نے اس کو جانچا تولا دیکھا بھالا اور اسکو معلوم ہو گیا۔ کہ یہی ایک با اصول مجلس ہے جو ستم رسیدہ مسلمانان برعظیم ہند کے جذبات کی صحیح ترجمانی کر سکتی ہے۔ اور ان کو ایک دامن میں سمیٹ سکتی ہے۔ اس نے اس نیم مردہ کو از سر نو صحت یاب کرنے کی ٹھان لی۔ چنانچہ اس کی ان تھک کوششوں سے اس کی نبض چلنے لگی۔ اور آہستہ آہستہ جو رمق اس میں باقی تھی مختلف اعضا میں بڑھنے اور پھیلنے لگی۔ تاآنکہ وہ بالکل تندرست ہو گئی۔ قائداعظم کو اس کے سڈول بھرے بھرے بازو بلند قامت۔ گراں ڈیل ڈول اور تنومند جسم دیکھ کر خوشی ہوئی۔ اس سے اس سے جو امیدیں لگائیں تھیں وہ درست ثابت ہوئیں اس لئے دیکھا کہ اس کے اصولوں کا دامن اتنا ہمہ گیر اور وسیع ہے کہ اس میں ہر ٹائپ اور ہر خیال اور ہر فرقہ کا مسلمان سما سکتا ہے اور سب قسم کے مسلمان اس کی آغوش میں پرورش پا کر ایک محاذ ایک زاویہ نگاہ ایک مقصد و مدعا سامنے رکھ کر چلنے کے قابل بن سکتے ہیں۔

قائداعظم جیسے طبیب حاذق کے زیر علاج جب اس کی طاقت روز بروز بڑھنے لگی تو جیسا کہ قاعدہ ہے اس کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے بھی کان کھڑے ہوئے۔ مگر قائداعظم نے اپنی کمال ہنرمندی سے اس کے ممکنات حسن و جمال اور فطری قوت اور تنومندی کو اتنا نمایاں کیا کہ یہ دشمن لاکھ پینترے بدل بدل کر اس پر حملہ آور ہوئے مگر آخر سب نے مونہہ کی کھائی۔ اور آخر مسلم لیگ اور قائداعظم دونوں کامیاب رہے۔

قائداعظم بے شک ایک بڑا سنجیدہ۔ محنتی۔ مخلص۔ کاردان اور صاحب ہوش و خرد راہبر تھا۔ مگر مسلم لیگ بھی اپنے ہمہ گیر اصولوں کی وجہ سے ایک عظیم الشان جماعت تھی۔ جو نااہل طبیبوں کے ہاتھوں میں پڑ کر مردہ ہو گئی تھی حقیقت یہ ہے کہ قائداعظم کی قابلیت کو مسلم لیگ جیسی وسیع آغوش جماعت کی اور مسلم لیگ کو قائداعظم جیسے قابل راہنما کی ضرورت تھی۔ تاکہ دونوں کے جوہر کھل سکیں:

قائداعظم کی قابلیت اور مسلم لیگ کے اصولوں کے اتحاد سے مسلمانوں کے لئے ایک نئی دنیا بن گئی۔ پاکستان۔ آٹھ کروڑ مسلمانوں کا وطن۔

ابھی اس نئی دنیا کو بنے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ قائداعظم اس سے رخصت ہو گیا۔ اس کے رخصت ہونے کی دیر تھی۔ کہ وہ جذباتی عناصر جنہوں نے ربع صدی سے بھی زیادہ عرصہ تک مسلم لیگ پر اپنے منحوس سائے ڈال رکھے تھے پھر ابھر نے لگ پڑے اسلام اور پاکستان کے جگری دشمن مجلس احرار۔ سیاسی ملا۔ اغراض پرست کمیونسٹ وغیرہ مختلف رنگوں کے برساتی کیڑوں کی طرح فضا میں پھیل گئے۔ جن کے تاریک سایوں سے مسلم لیگ کے درخشاں اصولوں کا چہرہ بالکل چھپ کر رہ گیا ہے۔

قائداعظم نے مسلم لیگ کے اصولوں سے پاکستان بنا کر ثابت کر دیا ہے کہ صرف انہی وسیع اور ہمہ گیر اصولوں پر چلکر آج کا مسلمان کامیاب ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ پاکستان کا رہنے والا ہو یا مراکش کا۔ قائداعظم نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ تنگ دل خونی ملاؤں کی فرقہ پرستانہ تحریکیں خواہ کتنی ہی تقدیس کے لباس سے مزین ہوں اسلام اور مسلمانوں کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتی ہیں۔ قائداعظم کی وفات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ذاتی اغراض بہترین اصولوں کو بھی نکما اور بیکار بنا کر رکھ سکتی ہیں۔

پاکستان کے جگری دشمنوں سے تو ہمیں کچھ نہیں کہنا ہے ان کی ذہنیتیں اب پختہ ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان کا بدلنا اب ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے ہاں ہم ان لوگوں کو اپیل کرتے ہیں۔ جنہوں نے حصول و تعمیر پاکستان میں قائداعظم کا ساتھ دیا ہے۔ کہ وہ ان عظیم الشان اور ہمہ گیر اصولوں کو مرنے نہ دیں۔ کیونکہ جس دن وہ اصول مر گئے تو سمجھنا کہ اس دن ہی دراصل قائداعظم نے وفات پائی ہے۔ لیکن اگر آپ نے ان کے اصولوں کو زندہ رکھا تو یقیناً قائداعظم مر کر بھی زندہ ہی ہے۔ دوستو اپنے خود غرضانہ اور نئے فوائد کے لئے قائداعظم کی عظیم الشان امانت میں خیانت نہ کرو۔ اگر قائداعظم کی امانت میں خیانت کروگے تو یاد رکھو نہ تم رہو گے نہ پاکستان اور نہ تمہاری اغراض۔ آؤ ہم از سر نو ان اصولوں کو درخشاں کریں جن سے قائداعظم نے دشمنوں پر فتح پائی ہے۔ صرف ان اصولوں ہی سے تم پھر دشمنوں کو شکست دے سکتے ہو۔

چرا کارے کند عاقل . . .

ہم نے مودودی صاحب اور آپ کے ترجمانوں کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ تمسخرہ اور استہزا اسلامی اخلاق نہیں ہے۔ مگر وہ باز نہیں آتے۔ اسلام میں پاکیزہ مزاح ایک حد تک ممنوع نہیں ہے لیکن یہ بھلے لوگ پاکیزہ مزاح کے حدود سے اتنے ہی ناواقف ہیں جتنے کہ اسلام سے یا سیاست سے اس لئے اکثر تمسخرہ اور استہزا کی نجاست میں جا گرتے ہیں۔ چنانچہ تسنیم کے پہلے دور میں الفضل کو بگاڑ کر لکھنے کے لئے مدیر محترم کو معذرت کرنا پڑی تھی۔ آج کے "قاصد" میں بھی مندرجہ ذیل معذرت ملاحظہ فرمایئے

بلا تکلف معذرت

۲۳ اگست کے قاصد میں تکلف برطرف کے بہرے میں مولانا عبدالحامد بدایونی کے سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کئے جانے پر ہمارے قلم سے کچھ بے تکلف فقرے نکل گئے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مولانا بدایونی سیفٹی ایکٹ کے حامی تھے۔ اور اس کا استعمال جائز سمجھتے تھے۔ لیکن اتفاق سے وہ خود سیفٹی ایکٹ کے تحت پکڑ لئے گئے اور ان کی جماعت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ مولانا پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے۔ اس موقعہ پر ہماری قلم نے کچھ بے تکلفی کا مظاہرہ کر دیا۔ لیکن اس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ کسی عالم دین کی تضحیک کی جائے۔ ہم مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا ابوالحسنات کا احترام کرتے ہیں۔ اور ہمارا مقصد کسی شخص کی توہین نہیں تھا۔ اگر ہمارے ان چند مزاحی فقروں سے مولانا کے معتقدین کو تکلیف پہونچی ہے۔ تو اس پر بلا تکلف معذرت کرتے ہیں: (قاصد ۱۷ ستمبر ۱۹۵۰ء)

ہمیں ڈر ہے کہ یہ صالح لوگ معذرت طلبی میں کہیں زمیندار والوں سے بھی سبقت نہ لے جائیں۔ اگرچہ معذرت طلبی کی ایسی عادت بری بلا ہے۔ مگر اکثر بیمار روحوں کے لئے یہ "خود شناسی" اور نخوت و استکبار کے مرض سے شفا کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔ دیدہ باید

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تھرڈ ایئر (بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی) اور ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی کلاسز کے نئے سال کا داخلہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخل ہونے والے طلباء اپنے تصدیقی سارٹیفکٹ کالج کے مجوزہ فارم کے ساتھ لگا کر پیش کریں۔ کالج پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں۔ (پرنسپل)

درخواست ہائے دعا

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے سرگرم رکن میاں محمد یحییٰ صاحب آف نیلا گنبد ناظم تعلیم و تربیت ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

(۲) خاکسار کی اہلیہ کمی خون کی وجہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں نیز خاکسار نے امسال میڈیکل فائنل ایر کا امتحان دینا ہے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کی طرف سے نشوز اور اس پر مرد کا حقِ تادیب

(از مکرم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے)

بعض دوستوں نے مجھے کچھ سوالات لکھ کر بھیجے ہیں جن کا جواب باری باری لکھنے کی کوشش کروں گا کیونکہ آجکل مجھے دردِ نقرس کے علاوہ . . . . . . ٹیکی کارڈیا یعنی نبض کی تیزی کا بھی عارضہ لاحق ہے اس لئے زیادہ توجہ جمانا مشکل ہے۔ امید ہے کہ دوست میرے ان . . . سرسری جوابوں پر تسلی پانے کی کوشش کریں گے اور بہرحال ایسے جواب میں اتنا فائدہ تو ضرور ہوتا ہے کہ سوال کرنے والے اور پڑھنے والے کو اپنے دماغ پر بھی کچھ نہ کچھ بوجھ ڈالنا پڑتا ہے جو بہرصورت مفید ہے۔

ربوہ سے صوفی خدابخش صاحب لکھتے ہیں کہ یہ جو قرآن شریف میں آتا ہے کہ عورت کی طرف سے نشوز کی کیفیت ظاہر ہونے پر خاوند کو تادیب کا حق ہے جو ضرب یعنی جسمانی سزا کی صورت بھی اختیار کر سکتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ اور نشوز اور ضرب کی اسلامی تشریح کیا ہے؟ سو اس کے جواب میں ہمیں سب سے پہلے اُس قرآنی آیت پر نظر ڈالنی چاہیئے جس میں بعض حالات میں مرد کو عورت کی تادیب کا مندرجہ بالا حق دیا گیا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے:-

الرجال قوّامون علی النساء بما فضّل اللّٰہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا من اموالھم فالصالحات قانتات حافظات للغیب بما حفظ اللّٰہ والّاتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبتغوا علیھن سبیلا۔ ان اللّٰہ کان علیا کبیراً۔ (سورۃ نساء آیت ۳۵)

"یعنی مرد عورتوں پر نگران اور محافظ ہیں بوجہ اس (جسمانی اور دماغی) فضیلت کے جو خدا کے قانون کے مطابق بعض کو بعض پر (یعنی مردوں کو عورتوں پر) حاصل ہے اور بوجہ اس کے کہ مرد اپنے مالوں میں سے عورتوں پر خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتوں کو اپنے خاوندوں کا فرمانبردار رہنا چاہیئے اور ان کی (عزت اور ان کی اولاد اور ان کے مالوں کی) غائبانہ حفاظت کرنی چاہیئے تمام ان ذرائع کے ساتھ جو خدا تعالےٰ نے حفاظت کے لئے مقرر کر رکھے ہیں۔ اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی اور سرکشی کی وجہ سے تمہیں اپنی اہلی زندگی کے متعلق خوف لاحق ہو تمہیں چاہیئے کہ انہیں پند و نصیحت سے سمجھاؤ اور (اگر یہ طریق کارگر نہ ہو تو کچھ عرصہ کیلئے) ان سے بستروں میں علیحدگی اختیار کر لو۔ اور (اگر یہ تدبیر بھی ناکام رہے تو) تم انہیں مناسب جسمانی سزا بھی دے سکتے ہو۔ پھر اگر اس کے بعد وہ سرکشی کا طریق چھوڑ کر فرمانبرداری کا رستہ اختیار کر لیں تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرو اور یاد رکھو کہ (جس طرح تم اپنی عورتوں کے نگران اور محافظ ہو اسی طرح) خدائے بلند و برتر تمہارا نگران و محافظ ہے (اس لئے تمہیں عدل و انصاف کی حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے)"۔

یہ وہ قرآنی آیت ہے جس میں عورتوں کی طرف سے نشوز ظاہر ہونے پر مردوں کو ان کی مناسب تادیب کا حق دیا گیا ہے جو انتہائی صورت میں ضرب کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ نشوز اور ضرب سے کیا مراد ہے۔ پہلے ہم نشوز کے مفہوم کو لیتے ہیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ نشوز کے بنیادی معنے اونچا ہونے اور اپنے آپکو بالا سمجھنے کے ہیں چنانچہ نشزھن مکانہ کے معنی ہیں ارتفع وامتنع "یعنی وہ اونچا ہو گیا اور اس کی وجہ سے دوسروں سے کھچ گیا اور دور ہو گیا" اور جب کسی عورت کے متعلق کہا جائے کہ نشزت المرأۃ بزوجھا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ استعصت علیہ وابغضتہ "یعنی فلاں عورت اپنے خاوند کی نافرمان ہے اور اس سے نفرت کرتی ہے اور اس کے ساتھ بغض رکھتی ہے" (اقرب الموارد) اور جب یہ کہا جائے کہ نشزت المرأۃ علی زوجھا۔ تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ عصت علیہ وخرجت عن طاعتہ "یعنی فلاں عورت اپنے خاوند سے سرکش ہو کر اس کی اطاعت سے نکل گئی ہے" (نہایۃ) اور نشوز المرأۃ کے معنے ہیں بغضھا لزوجھا ورفع نفسھا عن طاعتہ۔ "یعنی عورت کا اپنے خاوند کو نفرت اور بغض کی نظر سے دیکھنا اور اپنے آپ کو اس کی اطاعت سے بالا سمجھنا" (مفردات راغب) اس تشریح سے نشوز کے یہ تین معنی ثابت ہوتے ہیں:-

(۱) خاوند کے مقابل پر اپنے آپ کو بڑا اور بالا سمجھنا۔

(۲) خاوند کی نافرمان ہو کر اس کی اطاعت سے نکل جانا اور اس کی حکومت کو تسلیم نہ کرنا۔

(۳) خاوند کے ساتھ بغض رکھنا اور اس سے نفرت کی نظر سے دیکھنا۔

گویا قرآن شریف فرماتا ہے کہ جب ایک عورت کی طرف سے اپنے خاوند کے متعلق یہ تین حالتیں ظاہر ہوں یعنی وہ خاوند کے مقابل پر اپنے آپ کو بڑا سمجھے اس کی نافرمان ہو کر اس کی اطاعت سے نکل جائے اور اس کے ساتھ محبت اور احترام کی بجائے بغض اور نفرت کا سلوک کرے تو خاوند کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ سب سے پہلے فعظوھن کے ماتحت پند و نصیحت کے رنگ میں بیوی کو سمجھا کر اور خدا اور رسول کی باتیں بتا کر اور گھر کے امن کی قدر و قیمت جتا کر اصلاح کی کوشش کرے۔ لیکن اگر یہ کوشش ناکام رہے تو پھر دوسرے مرحلہ پر وہ واھجروھن فی المضاجع پر عمل کرتے ہوئے بیوی سے گھر میں کنارہ کشی اختیار کر لے اور اسے اپنے بستر کا ساتھی نہ بنائے۔ مگر جیسا کہ حدیث میں صراحت آتی ہے اور قرآنی الفاظ میں بھی اس کا اشارہ ملتا ہے اس صورت میں بھی بیوی کو گھر سے ہرگز نہ نکالے بلکہ اسے گھر میں رکھتے ہوئے عملی علیحدگی کی سزا دے اور ویسے بھی دیکھا جائے تو اس سزا کی اہمیت اور اس کی نفسیاتی تاثیر گھر میں رہتے ہوئے ہی زیادہ ظاہر ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو پھر تیسرے مرحلہ پر قرآن شریف اجازت دیتا ہے واضربوھن یعنی تم ایسی عورتوں کو جن پر نہ تو کوئی نصیحت ہی اثر کرے اور نہ ھجر فی المضاجع کا نسخہ ہی کارگر ثابت ہو مناسب جسمانی سزا بھی دے سکتے ہو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جسمانی سزا جسے قرآن نے ضرب کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے اس سے کیا مراد ہے۔ سو لغت کی رو سے تو ضرب کے معنی مطلقاً مارنے کے ہیں۔ خواہ ہاتھ سے مارا جائے یا کہ چھڑی وغیرہ سے سزا دی جائے اور خواہ نرم چوٹ لگائی جائے یا کہ سختی سے مارا جائے۔ لیکن حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ایسی واضح اور منصفانہ بلکہ مشفقانہ شرطیں لگا دی ہیں کہ نہ تو یہ تعلیم ظالم مردوں کے لئے ظلم کا بہانہ بن سکتی ہے اور نہ ہی وہ شریف اور سمجھدار عورتوں کی نظر میں قابل اعتراض خیال کی جا سکتی ہے مثلاً ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا کہ:-

الا واستوصوا بالنساء خیراً فانما ھن عوان عندکم . . . . . الّا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن غیر مبرّح۔

(ترمذی ونسائی وابن ماجہ)

"یعنی اے مسلمانو! عورتوں کے متعلق میری نصیحت کو مانو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ وہ تمہارے ہاتھوں میں ایک امانت ہیں . . . . . سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بدی اور بے حیائی کا طریق اختیار کریں۔ اس صورت میں (اگر ان پر تمہاری نصیحت کارگر نہ ہو) تو اولاً ان کے ساتھ بستروں میں علیحدگی اختیار کرو اور اگر یہ تدبیر بھی کامیاب نہ ہو تو تم ایسی سرکش عورتوں کو جسمانی سزا بھی دے سکتے ہو۔ مگر یہ سزا سخت اور جسم پر نشان ڈالنے والی نہیں ہونی چاہیئے۔"

اس حدیث میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر گویا اپنی آخری وصیت کے طور پر بیان فرمائی غیر مبرّح کے الفاظ قابل غور ہیں۔ اس سے عربی محاورہ کے مطابق ایسی جسمانی سزا مراد ہے جو زیادہ تکلیف دینے والی اور جسم پر نشان ڈالنے والی نہ ہو۔ چنانچہ عربی محاورہ ہے کہ فعل کذا براحاً اے صراحاً یعنی جب یہ معنی ہیں کہ اس نے فلاں کام کھلے طور پر کیا جبکہ کوئی پردہ حائل نہیں تھا" (مفردات راغب) نیز کہتے ہیں کہ جاء بالکفر براحاً "یعنی اس کی طرف سے کھلا کھلا کفر ظاہر ہوا" اور برّح بہ الامر کے معنی ہیں کہ اتعبہ واٰذاہ اذی مشدیداً یعنی اس بات نے اسے کوفت میں ڈال کر بہت دکھ پہنچایا" (اقرب الموارد) اور جب ضرباً غیر مبرّح کے الفاظ استعمال کئے جائیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں غیر شاق یعنی ایسی مار جو دوسرے کو زیادہ تکلیف میں نہ ڈالے" (نہایۃ) پس ضرباً غیر مبرّح کے یہ معنی ہوئے کہ ایسی مار جو نہ تو جسم پر نشان ڈالے اور نہ ہی زیادہ تکلیف کا موجب ہو۔ اور ضمناً اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ سزا بچوں اور نوکروں یا دوسرے لوگوں کے سامنے نہیں دینی چاہیئے بلکہ علیحدگی میں دینی چاہیئے۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ جو آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ ضرباً غیر مبرّح اس سے مراد کس قسم کی سزا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:-

بالسواک ونحوہ (ابن جریر)

"یعنی یہی مسواک یا اسی قسم کی دوسری چیز سے مارنا"

اس سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شریعت کے پہلے حامل تھے ضرب کے متعلق قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا کیا مطلب سمجھتے تھے۔ پھر مارنے کی سختی کو روکنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس لطیف انداز میں فرماتے ہیں کہ:-

ایضرب احدکم امرأته کما یضرب العبد ثم یجامعها فی آخر الیوم (بخاری و مسلم)

"یعنی کیا عورتوں کو مارنے والے اس بات سے شرم محسوس نہیں کرتے کہ وہ اپنی بیویوں کو اس طرح ماریں جس طرح کہ ظالم لوگ غلاموں کو مارتے ہیں اور پھر شام ہونے پر اپنی بیویوں کے بستروں کی راہ ڈھونڈیں؟"

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:-

لا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت۔

(مسند احمد و ابوداؤد)

"یعنی زنہار عورت کو کبھی منہ پر نہ مارو اور نہ اسے کبھی گالی دو اور اگر کبھی سزا کے طور پر عملی علیحدگی اختیار کرو تو ایسی علیحدگی لازماً گھر کے اندر ہی ہونی چاہیئے۔"

اور مارنے کی سزا کو مطلقاً ناپسند کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:-

لقد طاف بآل محمد نساء کثیر یشکون ازواجهن لیس اولئک بخیارهم

(ابوداؤد و ابن ماجہ)

"یعنی میرے اور میری بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں یہ شکایت لے کر آئی ہیں کہ ان کے خاوند انہیں مارتے ہیں۔ اے مسلمانو سن لو کہ ایسا کرنے والے خاوند ہرگز اچھے مسلمان نہیں سمجھے جا سکتے۔"

گویا بالفاظ دیگر طلاق کی طرح جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ابغض الحلال الی اللّٰہ الطلاق (یعنی جائز باتوں میں سے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے) شریعت نے خاص حالات میں جبکہ دوسرے تمام ذرائع ناکام ہو جائیں سرکش اور نافرمان عورتوں کے متعلق سزا کی اجازت تو بے شک دی ہے۔ لیکن اسے ہرگز ایک اچھا فعل قرار نہیں دیا بلکہ صرف ایک مجبوری کا استثنائی قانون رکھا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس کی تشریح کے ماتحت تو یہ سزا صرف ایک گونہ ناراضگی کی علامت ہی قرار پاتی ہے۔ ورنہ مسواک سے مارنا کیا اور سزا کیا! اور ہمارے آقا (فداہ نفسی) کا ذاتی نمونہ یہ ہے کہ ایک وقت میں نو بیویاں رکھنے کے باوجود جس کے نتیجہ میں بعض اوقات گھر میں رنجش اور ناواجب مطالبات کی صورت بھی پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ نے کبھی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ بلکہ ہمیشہ ان کے ساتھ نہایت درجہ مشفقانہ اور مربیانہ اور محسنانہ سلوک رکھا اور اپنے صحابہ کو بھی بار بار یہی نصیحت کی ہے:-

خیرکم خیرکم لاهله

(ترمذی و ابن ماجہ)

"یعنی اے مسلمانو۔ تم میں اچھا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں اچھا ہے۔"

اور اگر آپ نے استثنائی حالات میں خاوند کو سزا کی اجازت دی تو اس اجازت کو بھی ایسی کڑی شرطوں کے ساتھ مشروط کر دیا کہ یہ اجازت کبھی بھی ایک دیندار خاوند کے ہاتھوں میں ظلم کا آلہ نہیں بن سکتی اور بے دین خاوند کو تو نہ اخلاق روک سکتے ہیں اور نہ شریعت۔ دوسری طرف وہ کونسی سمجھدار خاتون ہے۔ جو نافرمان اور سرکش اور خانگی امن کو برباد کرنے والی اور فاحشہ مبینہ کی مرتکب عورتوں کو بھی سزا کے قابل نہ سمجھے؟ جھوٹے جذبات کا معاملہ جدا گانہ ہے۔ مگر عقلمند انسان کی انصاف کی نظر اس کے سوا کسی اور نتیجہ کی طرف نہیں لے جاتی کہ جو تعلیم اسلام نے دی ہے۔ یقیناً وہی حق و انصاف کی تعلیم ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ جو عورتیں صریح طور پر نافرمانی اور سرکشی اور بے حیائی کی مرتکب ہوتی ہیں ان کے متعلق اسلام خاوند کو (بوجہ اس کے کہ وہ گھر کا محافظ اور نگران ہے) سزا کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس بدنی سزا سے پہلے دو مرحلے گذرنے ضروری ہیں (اوّل) یہ کہ خاوند پند و نصیحت کے ذریعہ عورت کو سمجھانے کی کوشش کرے اور دوسرے یہ کہ اگر نصیحت کارگر نہ ہو تو احساس پیدا کرانے کی غرض سے اس سے گھر میں ہی عملی علیحدگی اختیار کرے۔ لیکن اگر یہ تدبیر بھی کامیاب نہ ہو پھر بحالتِ مجبوری نافرمان اور سرکش اور ضدی عورتوں کے متعلق خاوند کو بدنی سزا کا حق دیا گیا ہے۔ لیکن اس سزا کے لئے ہماری حکیمانہ شریعت نے یہ سات شرطیں ضروری قرار دی ہیں:-

(۱) یہ کہ ایسی سزا صرف نشوز کے ارتکاب پر دی جائے نہ کہ ہر غلطی پر اور دی بھی اس وقت جائے جبکہ نصیحت اور ہجر کی تمام تدابیر ناکام رہیں۔

(۲) یہ کہ ایسی سزا سے بدن پر کوئی نشان نہ پڑے

(۳) یہ کہ سزا سخت اور تکلیف دہ نہ ہو بلکہ ہلکے رنگ میں دی جائے جیسے کہ مثلاً مسواک کی چوٹ لگتی ہے۔

(۴) یہ کہ بہرحال چہرہ پر ضرب نہ لگائی جائے۔

(۵) یہ کہ یہ سزا دوسروں کے سامنے نہ دی جائے بلکہ علیحدگی میں دی جائے۔

(۶) یہ کہ عورت کی طرف سے اصلاح ہونے پر پچھلے تمام گلے شکووں کو بھلا کر دل صاف کر دیا جائے۔

(۷) یہ کہ پھر بھی عورتوں کو بدنی سزا دینے والے بحیثیت مجموعی اچھے لوگ نہیں سمجھے جا سکتے۔

اس قرآنی تعلیم کے لئے میں عورتوں کو ہی منصف بناتا ہوں کہ وہ دیانت داری سے بتائیں کہ کیا ایک نافرمان اور سرکش اور خاوند کی باغی اور فاحشہ مبینہ کی مرتکب عورت کے واسطے جبکہ اس کی اصلاح کے لئے تمام دوسرے ذرائع ناکام ثابت ہوں اس قسم کی سزا غیر منصفانہ سمجھی جا سکتی ہے؟ باقی رہا نیک اور شریف عورتوں کا سوال سو انہیں تو اسلام سر آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة (مسلم)

"یعنی دنیا کی نعمتوں میں سے بہترین نعمت نیک اور شریف بیوی ہے۔"

اس ارشاد کے ہوتے ہوئے کون ظالم انسان اسلام کی تعلیم پر اعتراض کر سکتا ہے؟

قرآنی آیت کی تشریح کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ ان تین سزاؤں کو جو قرآن شریف نے بیان کی ہیں یعنی (۱) پند و نصیحت (۲) عملی علیحدگی (۳) بدنی سزا۔ انہیں سب عورتوں کے لئے نہیں بلکہ عورتوں کے مختلف طبقات کے لئے مخصوص قرار دیا جائے اور آیت کا مفہوم یہ لیا جائے کہ جو عورتیں قولی نصیحت کے ذریعہ ماننے والی ہوں ان کے متعلق قولی نصیحت کا رستہ اختیار کیا جائے اور جو عورتیں عملی ناراضگی کے ذریعہ راہ راست پر لائی جا سکتی ہوں ان کی اصلاح عملی ناراضگی کے ذریعہ کی جائے اور جو عورتیں اپنی عادات اور روایات کی بناء پر صرف سزا سے ٹھیک ہو سکتی ہوں ان کے متعلق مقررہ شرائط کے ماتحت سزا کا طریق اختیار کیا جائے۔ اور اس تشریح کے ماتحت بھی کوئی دانا شخص اس تعلیم پر اعتراض نہیں کر سکتا۔

بالآخر یہ بات بھی ضرور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قرآنی شریعت کے نزول کے وقت ہمارے آقا آنحضرت صلعم نے اور قرآنی شریعت کی عالمگیر اشاعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی اپنے اہل خانہ کو بدنی سزا نہیں دی۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان ارفع ہستیوں کی ازواج مبارکہ نے کبھی نشوز ہی نہیں کیا اس لئے انکے تعلق میں سزا کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں بے شک یہ درست ہے مگر کیا ہم اور تم بھی ان بزرگوں کے نام لیوا نہیں ہیں جن کے حسن سلوک اور حسن تدبیر نے ان کے اہل خانہ پر نشوز کے تمام رستے بند کر کے ان کے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا دیا تھا؟

ولقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوة حسنة یا اولی الالباب۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵۰-۸-۱۵

سالانہ اجتماع — اور — اس کے اخراجات

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء

مجالس کو متعدد سرکلر لیٹرز کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مندرجہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ خدام الاحمدیہ کا دسواں اجتماع ہے۔ اور جماعت کے نئے مرکز ربوہ میں دوسرا۔ اجتماع کی تاریخیں قریب تر آ رہی ہیں۔ مگر ابھی بہت زیادہ تعداد میں ایسی مجالس ہیں جنہوں نے اجتماع کے اخراجات پورا کرنے کے لئے چندہ اجتماع مرکز میں نہیں بھجوایا۔ اس وجہ سے سامان کی خرید میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ گذشتہ ہفتہ انہیں ان کے بجٹ کے مطابق چندہ کی تفصیل بھجوائی جا چکی ہے۔ گو یہ پوری نہیں۔ کیونکہ اکثر بجٹ ابھی نامکمل ہیں۔ تاہم مجالس کو توجہ دلانے کے لئے یہ کافی تھا۔

یہ اعلان پھر بطور یاددہانی ارسال ہے چندہ اجتماع جلد تر ارسال کر کے مرکز میں بھجوانا ضروری ہے ورنہ تمام کاموں میں روکاوٹ پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ قائدین مجالس فوری توجہ کریں۔ چندہ اجتماع وصول کر کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم کی علالت نہایت نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ افراد خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد علی ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج لاہور

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

کشمیر کے متعلق جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی تقاریر کے شاندار نتائج

اخبار "پرتاپ" اور اخبار "کوثر" کا دلچسپ تقابل

جناب مودودی صاحب کا اخبار کوثر لکھتا ہے:-

"ہمارے وزیر خارجہ نے بلاشبہ طوالت تقریر میں تو ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ مگر انہوں نے اتنا ہی مسئلہ کشمیر کو خراب کیا ہے۔ وہ رطب و یابس کی اتنی بڑی مقدار سامعین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ کہ اصل مسئلہ اس میں دب کر رہ جاتا ہے۔ اور حقیقت حال کو معلوم کرنا اتنا ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ جتنا بھوسے کے ڈھیر میں کھوئی ہوئی سوئی ڈھونڈنا۔ لیک سکسس اور پیرس میں انہوں نے یہی حرکت کی۔ اور اس سے حریف نے خوب فائدہ اٹھایا۔"

(کوثر یکم ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء)

ہندوستان کا اخبار "پرتاپ" لکھتا ہے:-

"یو۔ این۔ او سے پاکستان کے خلاف فریاد کرنا ہمالیہ جیسی بڑی غلطی تھی۔ ہم وہاں گئے تھے مستغیث بن کر اور لوٹے وہاں سے ملزم بن کر۔ ہم سے دوسری غلطی اس وقت ہوئی۔ جب ہم نے یکم جنوری سنہ ۱۹۴۹ء کو اس کے کہنے پر جنگ بند کر دی۔ جنگ بند نہ کی ہوتی تو کشمیر کے سوال کا خودبخود حل ہو گیا ہوتا۔ پاکستان الگ قدم پر جھوٹ بولتا اور دھوکہ دیتا رہا ہے ہر وہ ذات کا عمل صحیح تھا کہ انہوں نے پہلا جب کی درخواست پر اپنی فوجیں کشمیر کی رکھشا کے لئے بھیجیں اسکا یہ عمل وادی لینا غلط تھا کہ جب ہم حملہ آوروں سے کشمیر کو پاک کر دیں گے تو ہم اس کی پرجا سے پوچھیں گے کہ تم ہمارے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا پاکستان کے ساتھ؟ اس کا یہ عمل بھی غلط تھا کہ وہ یو این کے پاس مستغیث بن کر گئی۔ پنڈت ہر دکسی جاٹ سے پوچھیں تو وہ ان سے کہہ دیگا۔ کہ عدالت میں مستغیث بن کر نہ جاؤ دوسرے الفاظ میں اپنی طرف سے جو کچھ ہو سکتا ہے کر لو۔ اور دوسرے فریق کو عدالت میں جانے پر مجبور کرو۔ آج تک ہم یو این او میں جانے کی سزا بھگت رہے ہیں" (پرتاپ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۵۰ء)

ناظرین کرام! دونوں اقتباس آپ کے سامنے ہیں۔ ہندوستان کے اخبار کا اعتراف ہے۔ کہ چوہدری صاحب کی تقاریر نے ہمیں مستغیث کی بجائے ملزم بنا دیا ہے۔ اور ہمیں نظر آتا ہے کہ ہم نے "ہمالیہ جیسی بڑی غلطی" کی ہے۔ لیکن پاکستان کا اخبار کوثر کہتا ہے کہ ان تقاریر سے حقیقت اس طرح گم ہو کر رہ گئی ہے جس طرح بھوسہ میں کھوئی ہوئی سوئی۔ کیا اس سے ظاہر نہیں۔ کہ کوثر اور اس کی برائے نام اسلامی جماعت کو ہر وہ چیز بری معلوم ہوتی ہے۔ جس سے پاکستان کو فائدہ ہو۔ اور اس کی عزت و عظمت کو چار چاند لگیں۔ قارئین کرام! "بھوسہ میں کھوئی ہوئی سوئی" اور "ہمالیہ جیسی بڑی غلطی" کے تقابل سے لطف اندوز ہوں گے۔ بات صرف وہی ہے۔ جو سعدی مرحوم فرما گئے ہیں۔ سہ

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے است ؎ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے وزیر خارجہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی مساعی میں اور بھی برکت پیدا فرمائے۔ اور ان کو دین و ملک کی بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں داخل ہونے کا نتیجہ

۲ اگست سنہ ۱۹۵۰ء کو جب کہ میں بہاولپور گیا۔ تو ہمارے خان عزیز محمد خان صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ دفتر چیف انجینئر بہاولپور نے اپنے ایک رویا کا ذکر کیا۔ جو نہایت مبارک اور دلخوش کن ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خانصاحب موصوف نے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کا ذکر کیا۔ کہ پہلے خانصاحب کے والد بزرگوار مرحوم نے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ جو تا وفات نہایت اعلیٰ درجہ کے مخلصین میں سے شمار ہوئے۔ اور وہ باعمل موصی تھے۔ اور اس وقت امانت کے طور پر بہاولپور میں مدفون ہیں۔ ان کے بعد خان صاحب عزیز محمد خان صاحب کی والدہ ماجدہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت شروع سنہ ۱۹۲۳ء میں کی۔ اور قریباً ایک سال بعد یعنی شروع سنہ ۱۹۲۴ء میں اُن کی والدہ صاحبہ کا بعمر ۴۵ سال انتقال ہو گیا۔ اُن کی وفات کے بعد سنہ ۱۹۲۴ء میں خان صاحب نے خواب دیکھا کہ اُن کی والدہ صاحبہ مرحومہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے گویں بیٹھی ہوئی ہیں۔ جب خان عزیز محمد خان اندر گئے۔ تو والدہ صاحبہ کو دیکھ کر اُن پر رقت کی حالت طاری ہو گئی اور جھٹ اپنی والدہ صاحبہ کو لپٹ گئے اور یہ سوال کیا۔ کہ آپ نے جو بیعت کی تھی اس سے کوئی نقصان تو نہیں ہوا۔ جس کے جواب میں فوراً مرحومہ نے فرمایا کہ "نقصان کیسا؟ مجھ کو تو عظیم الشان فائدہ ہوا ہے۔" جب خانصاحب نے تفصیل میں جانا چاہا۔ تو والدہ مرحومہ نے کہا کہ مجھ کو تفصیل بتلانے کی اجازت نہیں۔ میں اتنا ہی بتا سکتی ہوں۔ کہ مجھ کو بیعت سے عظیم الشان فائدہ ہوا ہے۔

اللہ اکبر! اس دنیوی زندگی یعنی مستعار سفر سے گذرنے کے بعد کی مذکورہ بالا آواز غیبی صاف بتلا رہی ہے۔ کہ سلسلہ الٰہیہ میں داخل ہونے کے کیا فوائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے تا کہ وہ ہمیشہ کی زندگی کے اعلیٰ انعامات کا مستحق ہو سکے آمین

(خاکسار عبد المجید خان آف پیور تھلہ۔ 72 ماڈل ٹاؤن)

موجودہ زمانہ کے مسلمان مولوی ثناء اللہ صاحب کی نظر میں

(مرسلہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ماڈل ٹاؤن لاہور)

آجکل کے مسلمانوں اور ان کے علماء کی حالت مولوی ثناء اللہ صاحب آیت افتطمعون ان یومنوا لکم وقد کان الایۃ سورۃ بقرۃ رکوع ۹ کے تفسیری ترجمہ میں یوں لکھتے ہیں۔

"مسلمانو! ان کی ایسی کارروائیاں دیکھتے ہو۔ اور سنتے ہو۔ اور پھر امید بھی رکھتے ہو کہ تمہاری باتیں مان لیں گے۔ حالانکہ علاوہ واقعات گذشتہ کے اب بھی ایک گروہ ان میں ایسا ہے کہ جن پر دنیا کی محبت ایسی غالب ہے۔ کہ باوجود اہل علم اور پادری ہونے کے تورات کو جسے کلام الٰہی بھی مانتے ہیں۔ ٹھاکر نہیں دیکھتے۔ اور اگر کوئی ان کو لاکر دکھاوے بھی تو کلام الٰہی سنکر کوشش کر کے اپنے مطلب کی طرف پھیر لیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ غلط فہمی سے کرتے ہیں۔ بلکہ بعد سمجھنے کے دیدہ دانستہ اور جان بوجھ کر کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں۔ واقعی برا ہے۔"

(تفسیر ثنائی سورہ بقر صفحہ ۶۷)

"راقم کہتا ہے کہ ایسے افعال شنیعہ اور اطوار قبیحہ مسلمانوں میں بھی عام طور پر مروج ہو گئے ہیں کتاب بعثہ قرآن کریم چھوڑ کر نبذوا کتاب اللہ وراء ظھورھم کے مصداق بن رہے ہیں۔ جھوٹی روایات اور قصص واہیات کے بیان کا موقع اب ہمارے ممبر ہیں۔ قرآن مجید جو عین وعظ تھا۔ اور وعظ ہی کے لئے اُترا تھا۔ اور ایسے ہی حضور اقدس فداہ روحی ہمیشہ اپنے خطبوں میں پڑھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ اسی کی یہ حالت ہے کہ خطبوں میں بھی اس کو جگہ نہیں ملتی۔ وہ جگہ بھی مروج خطب مصنفہ نے جن میں بعض نظم اور بعض نثر ہیں۔ اپنے لئے مخصوص کر لی ہیں۔ ہاں تبرکاً اگر کوئی آیت منہ سے نکل جائے۔ تو اور بات ہے۔ واحسرتا اس روز ہم کیا جواب دیں گے۔ جب ہم پر اس مضمون کی نالش ہو جائے گی۔ وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً۔"

دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں۔

"پس مطلب آیت کا بالکل واضح ہے۔ کہ یہود کی اس امر میں شکایت ہو رہی ہے۔ کہ خدا کی کتاب کو چھوڑ کر واہیات باتوں کے پیچھے لگ گئے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ ان واہیات عقائد اور اباطیل کو بزرگوں کی طرف نسبت کرتے ہیں کہ سلیمان نے یہ باتیں سکھائی ہیں۔ اور اس پر خدا کے دو فرشتے جبرائیل اور میکائیل اترے تھے۔ سو ان کی اس آیت میں تکذیب کی جاتی ہے۔ کہ یہ باتیں ان کی خرافات سے ہیں۔ نہ سلیمان نے ان کو سکھلائی ہیں نہ کسی نبی یا ولی نے ان کو بتلائی ہیں۔ بلکہ اس زمانہ کے بد معاش جن کے سرگروہ ہاروت ماروت تھے لوگوں کو ایسی باتیں سکھاتے تھے۔

راقم کہتا ہے یہی حال آج کل کے مسلمانوں کا ہے، عقائد میں ان کے وہ خرابیاں ہیں کہ بناہ خدا! کوئی کہتا ہے۔ کہ پیر صاحب نے بارہ برس کے بعد ڈوبے ہوئے بیڑے کو مریدوں کی خاطر نکالا۔ کوئی کہتا ہے۔ پیر صاحب نے ایک مرید زندہ کرنے کو کئی ہزار روحیں عزرائیل سے چھڑا دیں کوئی کہتا ہے۔ مجلس مولود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات خود تشریف لاتے ہیں غرض عجیب عجیب قسم کے خرافات اپنے ذہنوں میں ڈال رکھے ہیں۔ بعینہٖ وہی عقائد باطلہ جن کی تکذیب کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں انبیاء بھیجے تھے۔ ان نام کے مسلمانوں نے اختیار کر رکھے ہیں۔"

(تفسیر ثنائی مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری جلد اوّل حاشیہ ع ۱۳ صفحہ ۸۹ تا ۹۱)

کیا علمائے کرام احناف و اہلحدیث اس سے عبرت حاصل کریں گے۔ اور تمسخر استہزاء و کذب بیانی ترک کر دیں گے؟

درخواست دعا: مکرم سیٹھ عبد الحی صاحب یادگیر عارضہ دمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور اب مسلسل انجکشن لگائے جا رہے ہیں کمزوری زیادہ ہے۔

۲۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر کو ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ ہے اور گردوں میں بھی تکلیف ہے۔

(۳) مولوی صاحب موصوف کی اہلیہ لمبی خون ضعف جگر اور درد گردہ سے بیمار ہیں۔ اور مولوی صاحب کے بھائی محمد اسحٰق صاحب کھانسی اور دیگر عوارض کے شکار ہیں۔ احباب ان سب مریضان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (شریف احمد امینی مولوی فاضل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتوں کی اطلاع کیلئے ـــ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات

حضور نے فرمایا:۔ "یاد دہانی کے وقت عموماً دفاتر کے کارکن سب کو چٹھیاں بھجوا دیتے ہیں۔ اور دفتری ریکارڈ سے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کہ کس کس نے چندہ دے دیا ہے۔ کسے چٹھی بھجوانی چاہیئے اور کسے نہیں بھجوانی چاہیئے۔ اس سے نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ درحقیقت عقل سے کام نہیں لیا جاتا۔ اور محنت سے جی چرایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق بھی آئندہ میں یہ قاعدہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ جس شخص کے پاس ایسا خط پہنچے۔ وہ ناظر اعلیٰ، صدر انجمن احمدیہ کے پاس شکایت کرے۔ اور صدر انجمن احمدیہ متعلقہ کارکن کو سزا دے۔ اب میں نے یہ قاعدہ بنا دیا ہے۔ کہ کوئی غلطی بغیر سزا کے نہ رہے۔ اس قاعدہ کے ماتحت اس قسم کی غلطی بھی قابل گرفت ہوگی۔ لیکن اگر صدر انجمن احمدیہ توجہ نہ کرے تو پھر میرے پاس شکایت کی جاوے"

(۲)

حضور نے فرمایا:۔

"ہمارے ناظروں نے کبھی بھی اپنے بجٹ کو صحیح وقت پر پیش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ آئندہ کے متعلق میں یہ قانون مقرر کرتا ہوں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ ۵ جنوری تک فائنل بجٹ مرتب کر کے ناظر صاحب بیت المال کو شائع کرنے کے لئے دے دیا کرے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو اگلی مجلس شوریٰ میں ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو یہ تجویز کرے کہ ناظروں کو کیا سزا دی جائے"

حضور کے اس ارشاد کے سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن ۲۲۷ غیر معمولی مورخہ $\frac{۷}{۹}$ ۱۲ میں حسب ذیل فیصلہ کیا۔

"حضور کے ارشاد کی تعمیل ناظر صاحب بیت المال کریں۔ محکمہ جات اپنا بجٹ کمیٹی میں دسمبر کے پہلے ہفتہ میں دیدیں۔ (یہ کمیٹی ناظر صاحب بیت المال محاسب صاحب اور آڈیٹر صاحب پر مشتمل ہے)۔ اور بجٹ کمیٹی کی طرف سے غور کے بعد ۱۰ دسمبر تک صدر انجمن احمدیہ میں بجٹ آمد و خرچ آجانا چاہیئے جس پر کمیٹی کے ہر سہ ممبران کے دستخط ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ حسب ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۵ جنوری تک بجٹ آمد و خرچ پاس کر کے اشاعت کے لئے ناظر صاحب بیت المال کو دیدیا کرے اور ۱۵ جنوری بجٹ مطبوعہ جماعتوں اور صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کو ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے روانہ ہو جائے۔ صدر انجمن احمدیہ کے پاس کردہ بجٹ کے ہر صفحہ پر حاضر ممبران کے دستخط ہونے چاہئیں۔ بالخصوص ناظر صاحب بیت المال اور ناظر صیغہ اور صدر اجلاس کے دستخط ہونا لازمی ہوں گے۔ بجٹ کمیٹی کا مجوزہ۔ صدر انجمن احمدیہ کا پاس کردہ بجٹ صدر انجمن احمدیہ ریکارڈ میں بطور اصل رہے گا۔ اور ریزولیوشن میں ہر صیغہ کے عملہ و سائر کے منظور شدہ بجٹ کی میزانیں دی جائیں گی۔ اس ریزولیوشن کو جماعتوں کی اطلاع کیلئے شائع کر دیا جائے۔"

(ناظر اعلیٰ)

منیر احمد خاں مرحوم

میرا لڑکا منیر احمد خاں مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۵۰ء بروز جمعہ بوقت چھ بجے شام رسالپور چھاؤنی میں ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے کر اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو چل بسا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۹ جنوری ۱۹۳۹ء کو اپنے آبائی وطن موضع خواجپور ضلع امرتسر میں پیدا ہوا۔ اور جب جماعت پنجم میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ قرآن شریف ناظرہ تین دفعہ ختم کر چکا تھا۔ اور نماز باترجمہ سیکھ چکا تھا۔ اور چند سورتیں زبانی حفظ کر چکا تھا۔ اور صوم و صلوٰۃ کا پابند تھا۔ جب نماز جمعہ یا دوسری نماز میں جاتا۔ تو اذان دینے کا بڑا شوق تھا۔ اور کوشش کر کے خود اذان دینے کی کوشش کرتا۔ مرحوم کی طبیعت ایسی حلیم اور ملنسار تھی کہ اگر گھر سے باہر نکلتا۔ تو جو کوئی بھی راستے میں ملتا۔ اس کو السلام علیکم کہتا تھا۔

میں نے اس کی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ اور خیال تھا کہ جب بی۔ ایس۔ سی پاس کرے گا۔ تو پھر حضور کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ کہ حضور اس کو جس جگہ مناسب سمجھیں متعین کر کے سلسلہ کا کام لیں اور مرحوم کو ہمیشہ میں کہا کرتا تھا۔ کہ میں نے تمہاری زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ مرحوم اتنا ذہین اور بچہ تھا اگر اسکو کسی سے روک دیا کہ یہ کام نہیں کرنا ہے۔ تو پھر دوبارہ اس کام کو ہاتھ نہ لگایا۔ اور نہ کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا کیا۔ اپنے چھوٹے بھائیوں اور بہن سے ایسی شفقت اور محبت رکھتا تھا کہ ہمیشہ اس کے ساتھ چمٹے رہتے تھے۔

میں تمام افراد جماعت درویشان قادیان صحابہ کرام کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ دعا فرماویں کہ مرحوم کو خدا تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور اس کو جوار رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور خداوند کریم آئندہ اپنا فضل اور رحم رکھے اور اولاد کا دکھ نہ دکھاوے۔ آمین

خاکسار خورشید احمد لودھی سکرٹری مال جماعت احمدیہ

(رسالپور ایم۔ ای۔ ایس سی)

ولادت

میرے ہاں مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۰ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکی تولد ہوئی ہے اس کا نام طاہرہ بیگم رکھا گیا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر و نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(ملک عصمت اللہ ملک سوڈا واٹر فیکٹری جناح چوک منٹگمری)

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر ستمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوائیں اور وی پی کا انتظار نہ کریں منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے!

منیجر

منیجر کی ضرورت!

انارکلی میں رنگ و روغن (پینٹ) کی ایک دوکان کے لیے منیجر کی ضرورت ہے۔ جو دوکان کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کی قابلیت اور سابقہ تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ امیدوار ان مجھ سے ملاقات کریں

(منیجر اشتہارات)

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز قادیان حال سید مٹھا بازار لاہور کی تیار کردہ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج

فیتولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک پندرہ روپے ۱۵

نیز ہر قسم کے مجربات ملنے کا پتہ

حکیم عبدالقدیر کاغانی (انڈیا) سید مٹھا بازار لاہور

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور نوہاریہ دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں اور بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کو اپنے تجربات کی آماجگاہ نہ بنائیے

معزز معاصر روزنامہ حقیقت سیالکوٹ نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت حسب ذیل نوٹ اپنی اشاعت مورخہ ۱۱ ستمبر میں سپرد قلم کیا ہے (ادارہ)

"مولانا ابو الاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامیہ نے سیالکوٹ کے پبلک جلسہ میں تسلیم کیا۔ کہ پاکستان بننے سے پہلے وہ پاکستان بنائے جانے کے مخالف تھے اور اس بات کے قائل تھے کہ متحدہ ہندوستان میں جمہوری اصول پر اکثریت کی حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے اور مسلمانوں کو اسلامی اصولوں کی بناء پر پارٹی بنا کر ہندوؤں سکھوں اور دوسری ہندوستان میں آباد قوموں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کوئی وجہ نہیں کہ اگر کمیونسٹ اپنے اصولوں کی بناء پر پارٹی بنا کر مسلمانوں اور دوسرے فرقوں کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ تو مسلمان اپنے اصولوں کی بناء پر کیوں دوسرے فرقوں کو اپنے ساتھ ملا سکنے میں کامیاب نہ ہو جاتے"

ہمیں حیرت تو اس بات کی ہے کہ مولانا ایسے پختہ ارادہ والے عالم اور صالح انسان نے کیوں اپنی سکیم کو ہندوستان میں چلانے کی کوشش نہ کی۔ اور اپنے "علم و فضل" اور اپنی صالح اور اچھوتی اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرزمین پاکستان کو چنا۔ مقام شکر ہے کہ مولانا کا مشورہ متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں نے تسلیم نہ کیا۔ ورنہ آج پاکستان کی سرزمین بھی نہ ہوتی اور متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کو کوئی پناہ گاہ نہ ملتی۔

مولانا نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے لوگوں نے کیا کیا ہے؟ مولانا کو بھی معلوم ہے کہ ان "غیر صالح" انسانوں نے پاکستان کے حق میں متفقہ ووٹ دیئے اور پاکستان کی مملکت وجود میں آئی۔ جہاں مولانا ایسے "صالح انسان" کو سر چھپانے کی جگہ میسر آگئی ہے۔ مسلم لیگ کے اسمبلی ممبروں میں ہزار نقص ہوں گے اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں سے ایک نے بھی پاکستان کے معاملہ میں غداری نہیں کی آخر میں ہم علامہ ابو الاعلیٰ مودودی کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ خدا کے لئے مملکت پاکستان پر ترس کھائیں اور اسکو اپنے تجربات کی آماجگاہ نہ بنائیں۔

بغداد۔ ۱۰ ستمبر۔ اس سال عراقی کھجوروں کی برآمد فصل شروع ہونے کے وقت سے اگست کے آخر تک ۲۹۷،۲۳۰ ٹن ہوئی۔ گذشتہ سال اسی مدت میں ۵۱،۹۰۸ ٹن کھجوریں برآمد ہوئی ہیں۔ (اسٹار)

عوام کے عزم اور فاضل غلہ نے پاکستان کو تقویت بخشی ہے

لیک سکیس ۱۶ ستمبر۔ اسٹار کے اس سوال کے جواب میں کہ اتنی مختصر مدت میں پاکستان میں ایسی طاقتور قوم کیونکر تیار کی جا سکی یہاں پاکستان کے مستقل مندوب پروفیسر احمد بخاری نے کہا کہ ہم لوگ اس کے متعلق جتنا غور کرتے ہیں۔ اتنا ہی ہمارا یہ خیال پختہ ہوتا جاتا ہے کہ صرف عوام کے عزم اور حوصلہ سے ایسا ممکن ہو سکا۔ ہمارے ملک کے عوام کی تکنیکی تربیت نہیں ہوئی تھی۔ وہ تجارت سے ناواقف تھے اور ان کے شانوں پر مختلف قسم کے اقتصادی بار لاد دیے گئے تھے۔ لیکن ان میں جوش تھا اور ساتھ ہی ایک بڑی اہم چیز یہ تھی کہ ہمارے پاس غلہ فاضل تھا۔ ان دونوں عناصر نے ہمیں اس لائق کر دیا کہ ہم اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے اور اپنے بجٹ میں توازن پیدا کر سکے۔

پروفیسر بخاری نے مزید کہا کہ "میں اس سوال کا صرف یہی جواب دے سکتا ہوں۔ اسی لئے کسی افسر نے یا کابینہ کے کسی وزیر نے یہ دعوے نہیں کیا ہے۔ کہ یہ کارنامہ ان کا ہے"

بین الاقوامی پناہ گزینوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں پروفیسر بخاری نے اسٹار کو بتایا۔ کہ پاکستانی وفد نے گذشتہ سال تیسری کمیٹی کو اور اس سال اقتصادی سماجی کمیٹی کو اس مسئلہ کے متعلق اپنی رائے سے مطلع کر دیا تھا ۔۔۔ بین الاقوامی پناہ گزین ادارہ کے مطابق "پناہ گزین" کے لفظ کا اطلاق صرف یورپی پناہ گزینوں پر ہو سکتا ہے۔ پاکستانی وفد نے تیسری کمیٹی اور اقتصادی سماجی کونسل کو بتایا تھا کہ یہ بہت ہی عجیب قسم کی بات ہے۔ اسلئے کہ صرف پاکستان میں ۵۰۰۰۰۰ پناہ گزین موجود تھے۔ جنہیں دوبارہ بسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

سوڈانی مشن کے لیڈر قاہرہ میں

خرطوم ۱۶ ستمبر سوڈانی گریجویٹ کانگریس نے فیصلہ کیا ہے کہ جو سوڈانی مشن اسوقت قاہرہ میں ہے اس کے لیڈر مسٹر اسمٰعیل الازہری کو واپس طلب کیا جائے تاکہ مصر کے ساتھ سوڈان کے اتحاد کے متعلق تازہ ترین حالات کے بارے میں وہ اپنی رپورٹ پیش کریں قاہرہ سے ان کی غیر حاضری کے دوران میں مشن کی قیادت مسٹر محمد نور الدین کریں گے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ مصر سے سوڈان کے اتحاد کے پراپیگنڈا کا کام کرنے کے لئے مسٹر ابراہیم المفتی کو لیک سکیس روانہ کیا جائے۔ مسٹر مفتی نے اسٹار کو بتایا کہ امریکہ جاتے ہوئے وہ چند دن قاہرہ میں بھی قیام کریں گے (اسٹار)

اینگلو مصری مذاکرات سے سوڈان کی مایوسی

خرطوم ۱۶ ستمبر۔ اب تک جو اینگلو مصری گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے متعلق شائع شدہ اعلانیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے سوڈانی پریس نے متفقہ طور پر اس امر پر زور دیا ہے کہ سوڈانی عوام کو اس سے مایوسی ہوئی ہے۔ کیونکہ اعلانیہ میں واضح طور پر سوڈان کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اخبارات کا کہنا ہے کہ اس سے اتحاد پسند اور علیحدگی پسند دونوں ہی سیاسی جماعتوں میں بے اطمینانی اور تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ اتحاد پسند اخباروں نے کہا ہے کہ وہ ہر اس اقدام کا مقابلہ کریں گے۔ "جو فوری انخلاء اور وادی نیل کے اتحاد میں مزاحم ہو" آزادی پسند جماعت والوں نے یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ سوڈان کا مسئلہ پارٹی کے مقاصد کے خلاف دوسرے طریقہ پر طے نہ ہو جائے۔

سرکاری اخبار "سوڈان فی الصبوح" نے مجلس دستور ساز کے قیام کے متعلق بعض حلقوں کے اٹھائے ہوئے سوال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو دراصل ضرورت اس کی تھی کہ اسمبلی میں تمام جماعتوں کی ان کے تناسب سے نمائندگی ہو۔ جس کے ذریعہ آگے چلکر ایسی مجلس قائم ہو سکے گی۔ جو دراصل متحدہ سوڈان کی آواز ہوگی (اسٹار)

صوبہ سرحد میں بی سی جی کے ٹیکوں کی مہم

پشاور ۱۶ ستمبر۔ یہاں گذشتہ مہینہ جو شفاخانہ قائم کیا گیا ہے۔ اس میں تقریباً ۱۰۰ آدمیوں کو ہر روز بی سی جی کے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ اس تعداد کی تین چوتھائی عورتوں اور بچوں پر مشتمل ہے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جتنے لوگوں کو ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ ان میں سے دو تہائی ایسے ہیں جن پر تپدق کا رد عمل ہوا۔ یہ مہم عوام میں بہت مقبول ہوتی جا رہی ہے۔ اور ہر روز ٹیکہ کے لئے آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

امسال کے معیاری بچے کی تلاش

لنڈن ۱۶ ستمبر امسال کا معیاری بچہ تلاش کرنے کے لئے وزارت صحت لنڈن کے ۲۰۰۰ شیر خوار بچوں کا وزن اور ان کی پیمائش کرنے والی ہے۔ اس سروے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کی نشو و نما کا خاکہ مرتب ہو سکے۔ اور وزن اور قد کا نیا معیار قائم کیا جا سکے۔ (اسٹار)

شام اور سعودی عرب میں کشیدگی

دمشق ۱۶ ستمبر شامی سعودی عرب تعلقات میں کچھ کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حال میں دونوں ملکوں کے درمیان قرض کے متعلق جو معاہدہ ہوا تھا اس کی دفعات کے خلاف سعودی عرب نے قرض کی دوسری قسط ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اختلاف کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ لاذقیہ کی بندرگاہ میں کام شروع کرنے کے لئے سعودی عرب نے جو مشینری اور سامان دینے کا وعدہ کیا تھا وہ بھی اب تک شام کو نہیں دیا گیا ہے۔ لیکن اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب حکومت اس کشیدگی کو رفع کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور اپنے وعدے پورے کرنے کے لئے صرف نئے دستور کے نفاذ کی منتظر ہے۔ (اسٹار)

۵۰۰ سال سے بے خانماں زندگی گزارنے والے

جنیوا ۱۶ ستمبر۔ جرمنی کے مختلف کیمپوں میں ۷۰۰ کالمک پناہ گزین موجود ہیں۔ یہ اس کالمک نسل کے بچے ہوئے افراد ہیں جنہوں نے مشہور فاتح چنگیز خاں کی منگول سلطنت ختم ہونے پر ۵۰۰ سال ہوئے خانہ بدوش زندگی گزارنی شروع کر دی تھی۔ پیراگوئے نے اپنے ملک میں ان پناہ گزینوں کو قبول کر لینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ سرمایہ داروں اور صنعت کاروں کی ایک جماعت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کالمک افراد کو اتنی زمین مہیا کر دیں گے کہ وہ قبائلی زندگی گزار سکیں۔ ۱۰۰ آدمیوں کا پہلا دستہ اکتوبر میں جرمنی سے روانہ ہوگا۔ جو وہاں جا کر زمین تیار کرے گا۔ اور مکانات تعمیر کرے گا کالمک نسل کی آوارہ گردی تاریخ میں نظیر نہیں رکھتی۔ چنگیز خان کے پوتے باتو کی وفات پر انہوں نے پہلے ایشیا اور پھر روس میں پناہ لینی چاہی۔ پیٹر اعظم نے ان سے اچھا سلوک نہیں کیا۔ اور ان کی ۳۰۰۰۰۰ کی تعداد چین کے لئے نکل کھڑی ہوئی۔ لیکن بمشکل ایک تہائی وہاں پہنچ سکے۔ روسی انقلاب کے موقعہ پر وہ کالمک وہاں پہنچ رہے تھے۔ انہوں نے اشتراکیوں کے خلاف جنگ کی آخر کار انہیں سائبیریا روانہ کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد اب تک کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ کہ ان کا کیا حشر ہوا۔ جو ۷۰۰ کالمک اب پیراگوئے جا رہے ہیں انہیں جبری مزدوری کے لئے جرمنی لے جایا گیا تھا۔ یہ لوگ بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ میں یوم کشمیر منایا گیا

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ برطانیہ میں یوم کشمیر خاص اہتمام سے منایا گیا۔ مسجدوں میں دعائیں مانگی گئیں۔ آزاد کشمیر مسلم لیگ کے صدر مسٹر فضل شاہ کے زیر اہتمام لنڈن۔ برمنگھم۔ نیوکاسل مانچسٹر میں جلسے منعقد ہوئے جن میں کشمیر کا مسئلہ ...